وحشی اور غیر متمدن اقوام میں بیداری کی ایک زبردست لہر

از

سیدنا حضرت میرزا بشیر الدین محمود احمد
خلیفۃ المسیح الثانی

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

وحشی اور غیر متمدن اقوام میں بیداری کی ایک زبردست لہر

(فرمودہ ۱۳؍ جنوری ۱۹۴۷ء بمقام قادیان)

تشہّد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

قرآن کریم میں مسیح موعود کی بعثت کی خبر دیتے ہوئے جو علامات اس زمانہ کی بتائی گئی ہیں ان میں سے ایک اہم علامت قرآن کریم نے یہ بیان کی ہے کہ وَاِذَا الْوُحُوْشُ حُشِرَتْ [1] اُس وقت وحشی قومیں، غیر تعلیم یافتہ اور غیر مہذب قومیں وہ قومیں جن کا متمدن دنیا کے ساتھ کوئی بھی تعلق نہیں تھا ان میں بھی خدا تعالیٰ بیداری کے سامان پیدا کر دے گا۔ دنیا میں ہمیشہ ہی ایسے زمانے چلے آئے جبکہ مختلف وحشی اقوام میں بیداری پیدا ہوئی۔ مثلاً وہ قوم جس میں خود میرا تعلق ہے اس کے افراد بھی ایک زمانہ میں بالکل وحشی اور بربریت کی زندگی بسر کرتے تھے مگر پھر ایک دَور اُن پر ایسا آیا جب اُن میں بیداری پیدا ہوئی اور وہ ایک طرف جاپان کی حدوں تک اور دوسری طرف آسٹریا کی حدوں تک ملکوں کو فتح کرتے ہوئے چلے گئے۔

پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں عربوں میں بھی جو ایک وحشی قوم تھی بیداری پیدا ہوئی اور عرب ساری دنیا میں پھیل گئے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے پہلے عرب بھی وحشی کہلاتے تھے۔ وحشی کے معنی ہیں وہ لوگ جو شہروں میں نہیں رہتے۔ عرب اقوام بھی اس لئے وحشی کہلاتی تھیں کہ تمدن کی زندگی کے سامانوں سے وہ دور بھاگتی تھیں۔ چنانچہ بائبل میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق جو پیشگوئی آتی ہے اس میں آپ کا اور آپ کی قوم کا نام وحشی ہی رکھا گیا ہے۔ غرض ایسے حالات تو ہمیشہ پیدا ہوتے رہے ہیں کہ کوئی ادنیٰ قوم بیدار ہوگئی مگر قرآن کریم کہتا ہے۔ وَاِذَا الْوُحُوْشُ حُشِرَتْ ایک زمانہ میں تمام غیر متمدن اقوام

میں بیداری کے سامان پیدا کئے جائیں گے۔ یہ ایسی ہی خبر ہے جیسے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دوسری خبر دی کہ مہدی کی علامت میں سے ایک یہ بھی علامت ہے کہ اُس کے زمانہ میں سورج اور چاند کو معین تاریخوں میں گرہن لگے گا اور آپ نے فرمایا جب سے دنیا پیدا ہوئی ہے ایسا کبھی نہیں ہوا کہ سورج اور چاند دونوں کو ایک معیّن مہینہ اور معیّن تاریخوں میں گرہن ہوا۔[۲] اسی طرح یہ بھی ایک ایسی علامت ہے کہ جب سے دنیا پیدا ہوئی ہے کسی نبی یا غیر نبی کے زمانہ میں اس کی مثال نہیں ملتی یعنی ایسا کبھی نہیں ہوا کہ تمام کی تمام وحشی اقوام میں بیداری پیدا ہوگئی ہو۔ تاریخ میں بے شک اس قسم کی مثالیں تو ملتی ہیں کہ مختلف زمانوں میں مختلف اقوام میں بیداری پیدا ہوئی۔ کسی وقت سامی اقوام میں بیداری پیدا ہوئی، کسی وقت بربر قوم میں بیداری پیدا ہوئی اور وہ لوگ دنیا میں ترقی کر گئے۔ یہ مثالیں تو ملیں گی مگر ہر زمانہ میں ہزاروں ہزار قومیں ایسی بھی ملیں گی جن میں بیداری پیدا نہیں ہوئی اور وہ جہالت اور تاریکی میں ہی اپنی زندگی کے ایام بسر کر گئیں اور بیداری کا دَور جو دوسری قوموں پر آیا تھا اُس میں سے اُنہوں نے کچھ بھی حصہ نہ لیا لیکن مسیح موعود کے زمانہ کے متعلق یہ خبر دی گئی تھی وَاِذَا الْوُحُوْشُ حُشِرَتْ اُس زمانہ میں تمام وحشی اقوام میں بیداری پیدا ہو جائے گی۔

پس یہ علامت صرف موجودہ زمانہ کے ساتھ ہی تعلق رکھتی ہے اور یہی وہ زمانہ ہے جس میں ادنیٰ اقوام بھی بیدار نظر آتی ہیں چنانچہ چوہڑے، سانسی اور آدی باسی وہ اقوام ہیں جن میں ہمیشہ سے جمود پایا جاتا تھا اور جب سے دنیا کو ہندوستان کی تاریخ کا علم ہے یہ کہا جا سکتا ہے کہ ان میں کبھی بیداری پیدا نہیں ہوئی۔ ہندوستان کی ساڑھے تین ہزار سال کی تاریخ دنیا کے سامنے ہے مگر اتنے لمبے عرصہ میں ان میں کبھی بیداری پیدا نہیں ہوئی لیکن اب دیکھ لو ان میں کیسی بیداری نظر آ رہی ہے۔ کجا تو یہ حالت تھی کہ انہیں اپنے حقوق کا کچھ علم ہی نہیں تھا اور کجا یہ حالت ہے کہ ان کے اندر اِس قسم کی زندگی پیدا ہوگئی ہے کہ لوگوں نے ان کا سَودا شروع کر دیا ہے۔ ہندو کہتے ہیں کہ ہمارے بھائی ہیں، مسلمان کہتے ہیں یہ ہمارے بھائی ہیں، عیسائی کہتے ہیں یہ ہمارے بھائی ہیں غرض وہ قومیں جن کی طرف کوئی توجہ بھی نہیں کرتا تھا آج ساری قومیں ان کی طرف توجہ کر رہی اور انہیں اپنا بھائی قرار دے رہی ہیں۔

لطیفہ مشہور ہے کہ کسی شہر میں میونسپل کمیٹی کے الیکشن کے موقع پر ایک معزز زمیندار کو اس کے دوستوں نے مشورہ دیا کہ آپ بھی الیکشن کے لئے کھڑے ہو جائیں۔ پہلے تو اُس نے انکار کیا اور کہا کہ میں کھڑا نہیں ہوتا مگر آخر دوستوں کے اصرار پر کھڑا ہو گیا اور چونکہ وہ رئیس تھا سمجھتا تھا کہ مجھے کامیابی میں کوئی مشکل پیش نہیں آ سکتی جب وہ الیکشن کے لئے کھڑا ہوا تو مخالفوں نے اُس کے مقابلہ میں ایک اور امیدوار کھڑا کر دیا اور آخر اسے اپنے مخالف کی طاقت بڑھتی ہوئی محسوس ہوئی اس زمیندار کے دوست اس کے پاس آئے اور کہا کہ یہ تو ذلّت کی بات ہے کہ آپ رہ جائیں اور مخالف کامیاب ہو جائے۔ اُس نے کہا کہ میں تو پہلے ہی کھڑا نہیں ہونا چاہتا تھا تمہارے زور دینے پر کھڑا ہو گیا۔ انہوں نے کہا چاہے کچھ ہو اَب تو عزت کی بات ہے ہمیں اپنا سارا زور صرف کر دینا چاہئے کہ مخالف کامیاب نہ ہو۔ چنانچہ انہوں نے خوب کوشش کی اور ووٹ حاصل کئے مگر پھر بھی دس پندرہ ووٹوں کی کمی محسوس ہوئی آخر انہیں معلوم ہوا کہ ۱۸ ووٹ چوہڑوں کے رہتے ہیں اگر وہ ہمیں مل جائیں تو ہماری کامیابی یقینی ہو جاتی ہے۔ اتفاق کی بات ہے اُس زمیندار کے ہاں جو چوڑھا کام کرتا تھا وہی چوہڑوں کا نمبردار تھا جب اُس کے دوستوں نے کہا کہ یہ چوڑھوں کے اُٹھارہ ووٹ کسی طرح حاصل کر لیں تو زمیندار کہنے لگا یہ تو کوئی مشکل بات ہی نہیں میں ابھی نمبردار کو بلاتا ہوں۔ چنانچہ اُس نے بلانے کے لئے آدمی بھجوایا اُس نے کہہ بھیجا کہ چوہدری صاحب میری طبیعت خراب ہے میں اِس وقت آ نہیں سکتا حالانکہ واقعہ یہ تھا کہ دوسری پارٹی اُس سے سَودا کر رہی تھی۔ آخر پھر اُس کے دوست آئے اور کہا کہ جس طرح بھی ہو یہ ووٹ حاصل کریں ورنہ ہماری کوئی عزت نہیں رہے گی اُس نے پھر پیغام بھیجا کہ مجھے ایک ضروری کام ہے جلدی آؤ اور مجھ سے مل جاؤ مگر چوہڑوں کے نمبردار نے پھر اپنے گھر سے ہی کہلا بھیجا کہ میری طبیعت اچھی نہیں میں نہیں آ سکتا۔ جب اسی طرح کئی بار ہوا تو دوستوں نے کہا اب بلانے کا وقت نہیں آپ خود اُس کے پاس پہنچیں۔ چنانچہ چوہدری صاحب اپنے دوستوں کو ساتھ لے کر پنڈورے پہنچے دیکھا تو وہ اندر چارپائی پر لیٹا ہوا تھا اور اُس نے لحاف اوڑھا ہوا تھا۔ چوہدری صاحب گئے اور منتیں کرنے لگے کہ اِس وقت میں بڑی مشکل میں گرفتار ہو گیا ہوں تم پنڈورے کے سارے ووٹ مجھے دلواؤ۔ وہ کہنے لگا چوہدری صاحب! دیکھئے میں تو بیمار پڑا ہوں

میں یہ کام کس طرح کر سکتا ہوں۔ پیچھے سے اس کے دوست اُسے چٹکیاں کاٹیں کہ جس قدر خوشامد کر سکتے ہیں کریں ورنہ ناک کٹ جائے گی اور دوسری پارٹی جیت جائے گی۔ اس پر چوہدری صاحب پھر منتیں کرنے لگے کہ دیکھو اِس وقت میری عزت صرف تمہارے ہاتھ میں ہے میں جو کچھ کہتا ہوں اسے مان لو۔ اُس نے کہا چوہدری صاحب! آپ بزرگ آدمی ہیں اور آپ کی عزت میرے دل میں بہت ہے مگر دیکھئے مجھے تپ چڑھا ہوا ہے میں آپ کی کیا مدد کر سکتا ہوں وہ پھر اس کی خوشامدیں منتیں کرنے لگے دوست بھی اسے بار بار اشارہ کریں کہ جو کچھ لجاجت ہو سکتی ہے کرلو ورنہ کام خراب ہو جائے گا۔ اس بے چارے نے پھر خوشامدیں شروع کر دیں آخر نمبردار کہنے لگا رات کو میں اپنے ساتھیوں کو بلاؤں گا اور آپ کی بات پر غور کروں گا اس وقت تو میں کچھ نہیں کر سکتا اس کے دوست کہنے لگے یہ رات کا مشورہ محض بہانہ ہے دوسری پارٹی سے ان کا سَودا ہو رہا ہے اس لئے جو کچھ طے کرنا ہے ابھی طے کرلو چنانچہ تنگ آ کر چوہدری صاحب نے اُس چوہڑے کے پیر دبانے شروع کر دیئے اور بار بار کہیں چوہدری صاحب! یہ کام آپ نے ہی کرنا ہے پانچ سات منٹ اپنے پاؤں دبوا کر وہ چوڑھا کہنے لگا اچھا پھر آپ کی خاطر میں یہ بات مان لیتا ہوں ووٹ آپ کو ہی دیئے جائیں گے تو دیکھو وَاِذَا الْوُحُوْشُ حُشِرَتْ کی پیشگوئی کس شان اور عظمت کے ساتھ پوری ہوئی ہے کہ وہ اقوام جن کا سڑکوں پر چلنا بھی دشوار تھا آج ان کے افراد حکومت کے کاموں میں شریک ہو رہے ہیں۔ یہی معنیٰ اس آیت کے تھے کہ وَاِذَا الْوُحُوْشُ حُشِرَتْ ایک زمانہ ایسا آنے والا ہے جس میں تمام کی تمام وحشی اور ادنیٰ اقوام بیدار ہو جائیں گی اور ان میں بھی زندگی کے آثار نظر آنے لگ جائیں گے۔ یہ تو ہندوستان کا حال ہے۔

بیرونی ممالک میں سے افریقہ کے باشندے ایسے ہیں جو تہذیب و تمدن سے کوسوں دور تھے اور جن میں ہزاروں سال سے کوئی بیداری نہیں پائی جاتی تھی۔ تہذیب کا لہریں مارتا ہوا دریا جب افریقہ کی سنگلاخ زمین تک پہنچتا تو یوں معلوم ہوتا کہ وہ دریا اُس کی ریت میں غائب ہو گیا ہے۔ چنانچہ ۱۸۷۲ء تک مسلمان پہلو بہ پہلو رہتے ہوئے اس میں داخل نہ ہو سکے اور انہوں نے یہاں کی جہالت اور تاریکی کو دور کرنے کی کوئی کوشش نہ کی، بیشک عیسائیت نے اس طرف رُخ کیا مگر

عیسائیوں نے اِس لئے رُخ نہیں کیا کہ وہ ان اقوام میں اپنے حقوق کے حصول کے متعلق بیداری پیدا کریں بلکہ اس لئے کہ وہ اقوام عیسائیوں کے پیچھے چلتی چلی جائیں یہی وجہ ہے کہ عیسائیت کے ماتحت سَو سال میں بھی افریقن لوگوں میں بیداری پیدا نہیں ہوئی۔ یہ حالات اسی طرح چلتے چلے آ رہے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے وَاِذَا الْوُحُوْشُ حُشِرَتْ کی پیشگوئی پورا کرنے کے لئے ہمارے دل میں تحریک پیدا کی کہ ہم اپنے مبلغ افریقہ میں بھجوائیں چنانچہ نائیجریا، گولڈ کوسٹ اور سیرالیون میں ہم اپنے مشن قائم کر چکے ہیں اور اب لائبیریا اور کچھ فرنچ علاقے ایسے ہیں جن میں مبلغ بھجوائے جائیں گے۔ اسی طرح مغربی افریقہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایسی بیداری پیدا ہو رہی ہے کہ جس کی مثال پہلے کسی زمانہ میں نہیں ملتی۔ ابھی تھوڑا ہی عرصہ ہوا چرچ آف انگلینڈ نے ایک کمیشن اس غرض کے لئے مقرر کیا تھا کہ وہ یہ تحقیق کرے کہ کیا وجہ ہے افریقہ میں عیسائیت کی ترقی رُک گئی ہے۔ اس کمیشن نے جو رپورٹ پیش کی اس میں چالیس جگہ یہ ذکر کیا گیا ہے کہ عیسائیت کی ترقی کا رُکنا محض اِس وجہ سے ہے کہ افریقہ میں احمدیہ مشن کثرت سے پھیل گئے ہیں اور ان کا مقابلہ عیسائیت سے نہیں ہو سکتا۔

پس اللہ تعالیٰ کا یہ ایک بہت بڑا فضل اور احسان ہے کہ اس نے وَاِذَا الْوُحُوْشُ حُشِرَتْ کی پیشگوئی کو پورا کرنے کا ہمیں بھی ایک ذریعہ بنا لیا اور ایسے زمانہ میں بنایا جب کہ ہماری تعداد صرف چند لاکھ ہے ہمارے مقابلہ میں دوسرے مسلمانوں کی تعداد چالیس کروڑ ہے۔ چالیس کروڑ بدھ ہیں، تیس کروڑ ہندو ہیں اور یہ لوگ اگر چاہتے تو اس طرف توجہ کر سکتے تھے مگر نہ چالیس کروڑ مسلمانوں کو اس امر کی توفیق ملی کہ وہ افریقہ کی اقوام کو تہذیب و شائستگی سے آشنا کریں، نہ چالیس کروڑ بدھوں کو اِس امر کی توفیق ملی، نہ تیس کروڑ ہندوؤں کو اس امر کی توفیق ملی کہ وہ ان ادنیٰ اقوام کو اُٹھانے کی کوشش کریں، توفیق ملی تو ہماری جماعت کو۔ چنانچہ ہماری جماعت کی طرف سے افریقہ میں متعدد مدارس کھل چکے ہیں اور افریقن لوگوں میں بیداری کے آثار نظر آ رہے ہیں۔ بہرحال وَاِذَا الْوُحُوْشُ حُشِرَتْ کی پیشگوئی ایک ایسی پیشگوئی ہے جس کے ظہور کی مثال اس سے پہلے اور کسی زمانہ میں نہیں ملتی اور پھر ایک زائد بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اِس بات کی توفیق عطاء فرمائی کہ ہم اس پیشگوئی کو پورا کرنے والے بنیں۔ اس طرح وہ

تمام مبلغ جو افرایقہ میں کام کر رہے ہیں درحقیقت اس پیشگوئی میں شریک ہیں اور ان کے لئے یہ ایک بہت بڑی فضیلت کی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں اس عمارت کی ایک اینٹ بننے کی توفیق عطا فرمائی جو افریقہ میں اس پیشگوئی کی صداقت کے سلسلہ میں تعمیر ہو رہی ہے ابھی ان علاقوں میں ہمیں اپنی تبلیغ کو وسیع کرنے کی بہت بڑی ضرورت ہے۔ سیرالیون، نائیجیریا، اور گولڈ کوسٹ کی مجموعی آبادی تین کروڑ کے قریب ہے۔ اگر تین ہزار افراد پر ہم ایک مبلغ رکھیں حالانکہ تین ہزار پر ایک مبلغ قطعاً کافی نہیں ہو سکتا تب بھی دس ہزار مبلغین کی ہمیں ضرورت ہوگی ابھی تک وہاں ہمارے صرف پندرہ سولہ مبلغ ہیں سترہ کے قریب مقامی مبلغ ہیں ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم اپنے مبلغین کی تعداد سَو ڈیڑھ سَو تک پہنچا دیں تا کہ ایک ایک، دو دو مبلغ مختلف علاقوں میں کام کرتے رہیں اور تبلیغ کا کام خدا تعالیٰ کے فضل سے وسیع سے وسیع تر ہو جائے۔

اس موقع پر میں ایک بار پھر جماعت کے نوجوانوں کو تحریک کرتا ہوں کہ وہ اس عظیم الشان کام میں حصہ لینے کے لئے جس کا قرآن کریم کی پیشگوئی میں ذکر آتا ہے اور ان برکات اور فیوض سے حصہ لینے کے لئے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے مؤمن بندوں کے لئے مقدر کئے ہوئے ہیں اپنی زندگیاں وقف کریں تا کہ افریقہ کی مختلف اقوام میں بھی بیداری پیدا ہو اور قرآن کریم کی وہ پیشگوئی جو وَاِذَا الْوُحُوْشُ حُشِرَتْ کے الفاظ میں بیان کی گئی ہے بڑی شان اور عظمت کے ساتھ پوری ہو۔

مجھے افریقہ میں تبلیغ اسلام کی ابتدائی تحریک درحقیقت اس وجہ سے ہوئی کہ میں نے ایک دفعہ حدیث میں پڑھا کہ حبشہ سے ایک شخص اُٹھے گا جو عرب پر حملہ کرے گا اور مکہ مکرمہ کو تباہ کرنے کی کوشش کرے گا۔[۳] جب میں نے یہ حدیث پڑھی اُسی وقت میرے دل میں یہ تحریک پیدا ہوئی کہ اس علاقہ کو مسلمان بنانے کی کوشش کرنی چاہیئے تا کہ یہ انذاری خبر اللہ تعالیٰ کے فضل سے ٹل جائے اور مکہ مکرمہ پر حملہ کا کوئی خطرہ باقی نہ رہے۔ میں نے اپنے دل میں کہا کہ ہمیں بعض دفعہ منذر رؤیا آتا ہے تو ہم فوراً صدقہ کرتے ہیں جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ اگر کسی کی موت کی خبر ہمیں ہوتی ہے تو وہ صدقہ کے ذریعہ ٹل جاتی ہے اور صدقہ کے ذریعہ موت کی خبریں ٹل سکتی ہیں تو کوئی وجہ نہیں کہ اگر افریقہ کے لوگوں کو مسلمان بنا لیا جائے تو وہ خطرہ جس کا احادیث میں ذکر آتا ہے نہ

ٹل سکے۔ چنانچہ میرے دل میں بڑے زور سے تحریک پیدا ہوئی کہ افریقہ کے لوگوں کو مسلمان بنانا چاہئے اِسی بنا پر افریقہ میں احمدیہ مشن قائم کئے گئے ہیں۔ بے شک خدا تعالیٰ نے بعد میں اور بھی سامان ایسے پیدا کر دیئے جن سے افریقہ میں تبلیغِ اسلام کا کام زیادہ سے زیادہ مستحکم ہوتا چلا گیا مگر اصل بنیاد افریقہ کی تبلیغ کی یہی حدیث تھی کہ افریقہ سے ایک شخص اُٹھے گا جو عرب پر حملہ کرے گا اور خانہ کعبہ کو گرانے کی کوشش کرے گا۔ (نَعُوْذُ بِاللّٰہِ) میں نے اللہ تعالیٰ پر توکل کرتے ہوئے اُس کے فضلوں کی امید میں چاہا کہ پیشتر اس کے کہ وہ شخص پیدا ہو جس کا احادیث میں ذکر آتا ہے ہم افریقہ کو مسلمان بنالیں اور اس طرح یہ پیشگوئی آپ ہی ٹل جائے اور بجائے اِس کے کہ افریقہ کا کوئی شخص مکہ مکرمہ کو گرانے کا موجب بنے وہ لوگ اُس کی عظمت کو قائم کرنے اور اس کی شہرت کو بڑھانے کا موجب بن جائیں۔

بہرحال ایک بڑا کام ہے جو ہمارے سامنے ہے سارے افریقہ کی آبادی تیس کروڑ کے قریب ہے اس تیس کروڑ میں سے پچیس کروڑ کے قریب حبشی ہیں، کچھ عربوں اور حبشیوں کی مخلوط نسلیں ہیں اور کچھ خالص حبشی ہیں جو مغربی ساحل سے مشرقی ساحل تک پھیلے ہوئے ہیں اور وہ چاہتے ہیں کہ کوئی ان کے پاس آئے اور انہیں ہدایت کا رستہ بتائے۔ عیسائی بے شک اُن میں تبلیغ کرتے ہیں مگر عیسائیوں کی غرض یہ ہوتی ہے کہ وہ ان کو غلام بنائیں اور ہماری غرض یہ کہ وہ ترقی کریں اور اپنے آپ کو اور اپنی نسلوں کو فائدہ پہنچائیں۔ وہاں اگر عربی مدارس قائم کئے جائیں اور لوگوں کو عربی زبان سکھلائی جائے تو وہ بہت خوش ہوتے اور بڑے شوق کے ساتھ عربی سیکھنے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں، عربی زبان کے وہ ایسے عاشق ہیں کہ اگر وہ عربی پڑھ لیں تو سمجھتے ہیں کہ جادو اُن کے ہاتھ آ گیا ہے چنانچہ ہمارے مبلغین کی طرف سے جو رپورٹیں آتی ہیں اُن میں بار بار یہ ذکر آتا ہے کہ جہاں ہم عربی مدارس قائم کرتے ہیں وہاں لڑکے انگریزی سکولوں کو چھوڑ چھوڑ کر ہمارے مدارس میں داخل ہونے لگ جاتے ہیں اور جب اُن سے پوچھا جاتا ہے کہ فلاں مدرسہ کو چھوڑ کر یہاں کیوں آئے ہو تو کہتے ہیں اس لئے کہ عربی پڑھ لیں وہاں عربی نہیں پڑھاتے اس لئے ہم اُسے چھوڑ کر آ گئے ہیں۔ یہ خدا تعالیٰ کا بہت بڑا فضل ہے کہ اس نے افریقن لوگوں کے قلوب میں عربی زبان سے ایسی موانست پیدا کر دی ہے کہ وہ دوسرے سکولوں

کو چھوڑ چھوڑ کر ہمارے سکولوں میں داخل ہونے کے لئے دَوڑے چلے آتے ہیں۔ یہ ظاہر ہے کہ ہمارے پاس کوئی طاقت نہیں، کوئی مال نہیں، کوئی اور چیز نہیں جو اِن کے لئے دلکشی کا باعث ہو ہم انہیں اپنی طرف کس طرح متوجہ کر سکتے تھے بظاہر ہمارے پاس اُن کو اپنی طرف متوجہ کرنے کا کوئی ایسا سامان نہیں تھا، کوئی ایسا ذریعہ نہیں تھا جو ان کے لئے دلکشی کا باعث ہو لیکن اللہ تعالیٰ جو دلوں کے حالات کو جاننے والا ہے اُس نے افریقن لوگوں کے لئے عربی مدارس کے اجراء کو ہی بہت بڑی دلکشی کا باعث بنا دیا اور وہ محض ہمارے عربی سکولوں کی وجہ سے اپنے سکولوں کو چھوڑ چھوڑ کر ہمارے پاس آ جاتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ جس نے عربی پڑھ لی جادو اُس کے قبضہ میں آ گیا جس کے ذریعہ وہ ہر قسم کی مصیبتیں اپنے آپ سے دور کر سکتا ہے یہ سامان ہے جو اللہ تعالیٰ نے افریقن لوگوں کو ہماری طرف متوجہ کرنے کے لئے پیدا کیا ہے۔ اب ہمارا کام ہے کہ ہم اس سامان سے فائدہ اُٹھائیں اور افریقہ میں علم اور تہذیب اور شائستگی نہایت وسیع طور پر پھیلا دیں۔

دنیا میں ہر نیک سے نیک کام کی توجیہہ ہو سکتی ہے لیکن اگر ہم افریقہ میں تہذیب وتمدن قائم کر دیں، اگر ہم افریقہ میں علوم وفنون کے چشمے جاری کر دیں، اگر ہم افریقہ میں ایک نئی روح اور نئی زندگی پیدا کر دیں تو دنیا ہمارے اس کام کی سوائے اس کے اور کوئی توجیہہ نہیں کر سکے گی کہ افریقہ میں کام کرنے والی ایک مؤمن جماعت تھی جس نے اپنے نفسوں کو فدا کر کے ایک نئی دنیا پیدا کر دی۔ غرض افریقہ ہمارے لئے تبلیغ کا ایک بہت بڑا میدان ہے اور بھی مختلف ممالک مختلف حیثیتوں سے ہمارے لئے نہایت اہمیت رکھتے ہیں مثلاً عرب ہمارے لئے اہمیت رکھتا ہے اس نقطۂ نگاہ سے کہ عرب ہمارا مربی اور ہمارا ہادی ہے۔ ہم نے عرب سے ہدایت پائی، ہمیں عرب سے قرآن پہنچا اور اب ہمارا فرض ہے کہ ہم ان لوگوں تک احمدیت کا نام پہنچائیں مگر اس نقطۂ نگاہ سے کہ دنیا میں ایک بہت بڑا برِّ اعظم خالی پڑا تھا اور اس پر تہذیب وتمدّن کا دور کبھی نہیں آیا تھا اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے چاہا ہے کہ اُس براعظم میں بھی تہذیب وتمدن کا دور قائم کرے۔

افریقہ میں تبلیغِ اسلام کوئی معمولی مسئلہ نہیں بلکہ بہت بڑی اہمیت رکھنے والا مسئلہ ہے اگر ہماری جماعت اپنی کوششوں میں کامیاب ہو جائے تو کم سے کم اس دلیل کے آگے دشمن بول نہیں

سکتا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہماری جماعت کے زیادہ سے زیادہ نوجوانوں کو اپنی زندگیاں وقف کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور پھر کام کرنے والوں کو ایسے رنگ میں کام کرنے کی ہمت بخشے کہ وہ اپنا گزارہ بھی آپ ہی پیدا کرسکیں۔ وہ لوگ بیوقوف ہوتے ہیں جو اپنی جیب میں ہاتھ ڈال کر یہ اندازہ لگاتے ہیں کہ اُن کے پاس خرچ کے لئے کس قدر رقم ہے اللہ تعالیٰ نے ہر شخص کا گزارہ اُس کے دماغ میں پیدا کیا ہے اگر وہ اس خزانہ کی طرف ہاتھ بڑھاتا ہے تو کامیاب ہوجاتا ہے اور اگر وہ اس خزانہ کی طرف اپنا ہاتھ نہیں بڑھاتا تو ناکام رہتا ہے۔ اس کے گھر میں سامان موجود ہوتا ہے مگر وہ اپنی نادانی سے اِدھر اُدھر بھاگتا پھرتا ہے اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمارے نوجوانوں کو اس بات کی توفیق عطا فرمائے کہ نہ صرف وہ اپنے گزارے چلاسکیں بلکہ دوسرے ممالک کے مبلغین کی بھی امداد کرسکیں اور ان کے تبلیغی کاموں میں ان کا ہاتھ بٹاسکیں۔ آمین

(الفضل ۲۵؍مارچ ۱۹۶۰ء)

---

۱ التکویر: ٦

۲ سنن الدارقطنی الجزء الثانی صفحہ ۴۵ مطبوعہ بیروت ۱۹۹۸ء
کتاب العیدین باب صفة صلاة الخسوف والکسوف ......الخ

۳ مسند احمد بن حنبل جلد ۲ صفحہ ۳۱۰ مطبوعہ بیروت ۱۹۷۸ء